فلاح وکامیابی
کے
قرآنی اصول

مولانا ابوالنور راشد علی عطّاری مدنی

ایم فل علوم اسلامیہ

دنیا و آخرت میں فلاح و کامیابی پانے کے قرآنی اصولوں کا جائزہ

فلاح و کامیابی کے قرآنی اصول

مؤلف

مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضان مدینہ (دعوتِ اسلامی)

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام (مُستَطرَف، ج۱، ص۴۰، دارالفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : فلاح وکامیابی کے قرآنی اصول

مؤلف : مولانا ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

صفحات : 17

اشاعت اوّل: مارچ 2026ء (ویب ایڈیشن)

پیشکش : مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net/magazine/ur

فہرست

فلاح وکامیابی کے قرآنی اصول	4
ایمان و عمل	4
تقویٰ	4
نیکی کی دعوت اور بُرائی سے ممانعت	5
تقویٰ پر مشتمل اعمال	6
شیطانی اعمال سے بچنا	7
نِعمِ الٰہیہ کا ذکر و شکر کرنا	8
کفر کے مقابل ثابت قدمی اور طلبِ مددِ الٰہی	8
نماز اور عملِ صالح (صلہ رحمی و مکارمِ اخلاق)	8
ایمان کے 7 اہم اعمال	9
شرم وحیا اور پردہ وعِفّت	9

اللہ کی بکثرت یاد 10
نفس کی پاکیزگی کا اہتمام 10
(2)رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعظیم وتوقیر واطاعت: 11
(3)رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہر فیصلہ پر سر تسلیم خم کرنا: 11
(4)اہل قرابت اور مساکین پر خرچ کرنا: 12
(5)دشمنانِ اللہ ورسول سے دوری: 13
(6)بخل سے پرہیز اور جذبۂ ایثار: 14
(7)سیدھی بات کرنا: 15
(8)صبر اور استقامت: 16

فلاح وکامیابی کے قرآنی اصول

قراٰنِ کریم میں فلاح و کامیابی دلانے والے اعمال کا بیان دو انداز میں ہے، بعض مقامات پر کثیر اعمال وعقائد کو بیان کر کے ان کے فلاح وکامیابی کا سبب ہونا بیان کیا گیا ہے اور بعض مقامات پر کسی ایک یا دو اعمال کو اور کہیں ایک یا دو عقائد کو فلاح وکامیابی کا سبب واصول فرمایا گیا ہے۔ آیئے! ذیل میں پڑھئے:

ایمان و عمل

سورۃالبقرۃ کے آغاز میں قراٰنِ کریم کو متقین کے لئے ہدایت فرمایا گیا ہے، ساتھ ہی متقین کی صفات بیان کی گئیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو بے دیکھے ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اللہ کے دیے ہوئے مال ورزق میں سے راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں، قراٰنِ کریم اور اس سے پہلی آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں، آخرت پر یعنی مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر یقین رکھتے ہیں۔ ایمانیات واعمال کے یہ تمام پہلو بیان کرنے کے بعد اِن لوگوں کو ہدایت یافتہ اور فلاح پانے والے فرمایا گیا ہے۔[(1)]

تقویٰ

زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب وہ حج کے لئے احرام باندھتے تو کسی مکان میں اس کے دروازے سے داخل نہ ہوتے، اگر ضرورت ہوتی تو گھر کی پچھلی جانب

(1) پ 1، البقرۃ:2 تا 5

کی دیوار توڑ کر آتے اور وہ لوگ اسے نیکی سمجھتے تھے[2]، اللہ کریم نے فرمایا کہ اصل نیکی تقویٰ ہے، چنانچہ درست یہی ہے کہ گھروں میں اصل دروازے ہی سے آؤ، اور فلاح و کامیابی کی طلب ہے تو تقویٰ اختیار کرو۔[3]

اس آیتِ کریمہ سے یہ بھی درس ملتا ہے کہ تقویٰ، پرہیز گاری، ذرائع ثواب و نجات وہی ہیں جو قراٰن و حدیث اور سلف صالحین نے بیان کئے ہیں، ناجائز، حرام اور فضولیات و لغویات کو ذرائع نجات و معرفت سمجھ لینا نِری جہالت ہے چنانچہ حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اس سے وہ مسلمان عبرت پکڑیں جو کہ نماز وروزے چھوڑ کر سینہ کوبی یا بھنگ چرس پینے یا آگ جلانے اس پر دھونی رما کر بیٹھنے یا آج کل کے حرام گانے بجانے کو قوالی کہہ کر انہیں اصل عبادت سمجھ بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سچی سمجھ نصیب کرے، ہمیں حق کو حق دکھائے اور باطل کو باطل۔[4]

نیکی کی دعوت اور بُرائی سے ممانعت

فلاح و کامرانی کا ایک اصول "نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا" بھی ہے۔ قراٰنِ کریم نے امّتِ محمدیہ سے اس کا تقاضا کیا ہے کہ اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بُری سے منع کریں۔ پھر

---

(2) خزائن العرفان

(3) پ2، البقرۃ:189

(4) تفسیر نعیمی، 2/261

ان کی فلاح کو یوں بیان فرمایا کہ یہی لوگ مُراد کو پہنچے۔ (5)

تقویٰ پر مشتمل اعمال

قراٰنِ کریم نے اللہ سے ڈرنے اور تقویٰ اختیار کرنے پر مشتمل کئی ایسے اعمال کا بھی ذکر فرمایا ہے جو فلاح و کامرانی کا اصول اور ذریعہ ہیں جیسا کہ سود سے بچنے کے بارے میں فرمایا کہ ”اے ایمان والو سود دُونا دُون نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اُس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے“(6)

اسی طرح صبر کرنے، دشمنوں سے زیادہ صبر کرنے اور اسلامی سرحد کی نگہبانی کرنے کا حکم دیتے ہوئے تقویٰ کا حکم دیا گیا ہے، ترجمہ کنزالایمان: ”اے ایمان والو صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو۔“(7)

یونہی سورۃ المآئدۃ میں ایمان والوں کو مخاطب کرکے تقویٰ کے ساتھ وسیلہ ڈھونڈنے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا گیا اور اسے فلاح و کامرانی کا ذریعہ بتایا گیا۔

اسی طرح سورۃ التغابن میں اللہ سے ڈرنے اور حسبِ استطاعت عبادت کرنے کے ساتھ اللہ و رسول کی اطاعت کرنے، راہِ خدا میں خرچ کرنے اور لالچ سے بچنے کو

---

(5) پ4، اٰل عمران:104

(6) پ4، اٰل عمرٰن:130

(7) پ24، اٰل عمرٰن:200

فلاح پانے کا ذریعہ بتایا گیا ہے جیسا کہ: ”تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے اور فرمان سنو اور حکم مانو اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اپنے بھلے کو اور جو اپنی جان کی لالچ سے بچایا گیا تو وہی فلاح پانے والے ہیں“(8)

اسی طرح سورۃ المائدۃ میں ہر حال میں حق ہی کو حق سمجھنے کی ترغیب دلائی اور اسے تقویٰ کا حصہ فرمایا گیا کہ ”ستھرا اور گندہ برابر نہیں (یعنی حلال و حرام، نیک و بد، مسلم و کافِر اور کھرا کھوٹا ایک درجہ میں نہیں ہو سکتا) اگرچہ تجھے گندے کی کثرت بھائے تو اللہ سے ڈرتے رہو اے عقل والو کہ تم فلاح پاؤ۔(9)

شیطانی اعمال سے بچنا

فلاح و کامرانی کا ایک اصول شیطانی کاموں سے بچنا بھی ہے، قراٰنِ کریم نے شراب، جوئے، شرک اور فالناموں کو شیطانی عمل قرار دیتے ہوئے ان سے بچنے کو لازم اور حصولِ فلاح کا ذریعہ بتایا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی ڈلوا دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے،(10) اور ہم دنیا میں ایسے کئی واقعات و حادثات جانتے ہیں کہ جوئے کے باعث خودکشی اور قتل ہو گئے، شراب پی کر قتل کر دیے، طلاق دے دی، فساد کیا،

(8) پ28، التغابن:16

(9) خزائن العرفان، پ7، المائدۃ:100

(10) پ7، المائدۃ:90، 91

لڑائی جھگڑا کیا۔

نعمِ الٰہیہ کا ذکر و شکر کرنا

قراٰنِ کریم نے سورۃ الاعراف میں قومِ عاد کو مخاطب کرکے اللہ کی نعمتیں یاد کرنے اور مُنعِمِ حقیقی پر ایمان لانے، طاعات و عبادات بجالانے اور اللہ ربّ العزّت کے احسان کی شکر گزاری کرنے کا فرمایا ہے اور اسے فلاح وکامیابی کا ذریعہ بتایا ہے۔ (11)

کفر کے مقابل ثابت قدمی اور طلبِ مددِ الٰہی

فلاح وکامیابی کا ایک اصول "کافروں کے مقابلے میں ثابت قدم رہنا اور اللہ سے مدد چاہنا اور غلبہ کی دعائیں کرتے ہوئے اللہ کو بہت یاد کرنا" بھی ہے اس اصول سے یہ بھی معلوم ہوا کہ "انسان کو ہر حال میں لازم ہے کہ وہ اپنے قلب و زبان کو ذکرِ الٰہی میں مشغول رکھے اور کسی سختی و پریشانی میں بھی اس سے غافل نہ ہو۔" (12)

نماز اور عملِ صالح (صلہ رحمی و مکارمِ اخلاق)

نماز صرف فاتحہ اور چند دعائیں پڑھنے اور رکوع سجود کرنے کا نام نہیں بلکہ یہ خالقِ حقیقی و مالکِ ازلی کے حکمِ عظیم کی پیروی اور عبادات میں سے عظیم عبادت ہے اور فلاحِ ابدی کا معتبر ذریعہ ہے۔ قراٰن کریم میں اللہ کریم نے اہلِ ایمان کو بالخصوص مخاطب کرکے فرمایا کہ "اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی بندگی کرو

---

(11) پ8، الاعراف:69

(12) خزائن العرفان، پ10، الانفال:45

اور بھلے کام کرو اس اُمید پر کہ تمہیں چھٹکارا ہو۔“[13] بھلے کاموں میں ”صلہ رحمی اور مکارمِ اخلاق وغیرہ نیکیاں“ شامل ہیں۔[14]

ایمان کے 7 اہم اعمال

فلاح کا واضح مژدہ پانے والے اہلِ ایمان کی عملی تعیین سورۃ المؤمنون میں تفصیلاً ملتی ہے اور واضح ہوتا ہے کہ فلاح کے اصول و ذرائع کون کون سے ہیں، چنانچہ ابتداء میں فرمایا کہ ”بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے“ اس کے بعد ان ایمان والوں کے ان اعمال کا بیان فرمایا ہے جو فلاح کا ذریعہ بنتے ہیں چنانچہ ”نمازوں میں خشوع و خضوع اپنانا، بیہودہ باتوں کی جانب التفات نہ کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بدکاری سے بچنا، امانت ادا کرنا، عہد پورا کرنا اور نمازوں کی پابندی کرنا“ فلاح پانے کے ذرائع ہیں۔[15]

شرم و حیا اور پردہ و عِفّت

سورۃُ النّور میں مسلمان مردوں اور عورتوں کو کچھ اعمال کا حکم دیا گیا ہے جن کے فلاح وکامرانی کا ذریعہ ہونے کی بشارت بھی دی گئی ہے ان اعمال میں ”نامحرم اور ناجائز و حرام دیکھنے سے بچنے کے لئے نگاہیں نیچی رکھنا، بدکاری سے بچنا، عورتوں کا اپنی زیب و زینت اور بناؤ سنگھار نا سمجھ بچوں، اپنے شوہر اور محرم رشتوں کے علاوہ سبھی سے چھپانا، چلنے میں

(13) پ17، الحج:77

(14) خزائن العرفان، پ17، الحج:77

(15) پ18، المؤمنون:1 تا 10

پاؤں اور زیور کی آوازنہ کرنا اور اللہ کریم کی بارگاہ میں توبہ کرنا" شامل ہے۔(16)

اللہ کی بکثرت یاد

اللہ کریم کو بکثرت یاد کرنا بھی فلاح و کامرانی کا سبب و ذریعہ بتایا گیا ہے، جیسا کہ فرض نماز کے وقت نماز ادا کرنے کا حکم ہے اور جب نماز ادا کر چکو تو اللہ کا فضل تلاش کرو یعنی معاش کے کاموں میں مشغول ہو یا طلبِ علم یا عیادتِ مریض یا شرکتِ جنازہ یا زیارتِ علماء اور اس کے مثل کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصل کرو اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ رَبُّ العزّت کو خوب یاد کرو۔(17)

نفس کی پاکیزگی کا اہتمام

نفس کا انسانی زندگی میں بڑا اہم کردار ہے۔ اس کی اصلاح ہو گئی تو بندہ کامیاب ہے، یہ بگڑا رہا تو نقصان ہی نقصان ہے، قراٰنِ کریم نے فلاح و کامرانی کا ایک اصول نفس کی پاکیزگی ارشاد فرمایا ہے جیسا کہ سورۃُ الاعلٰی میں فرمایا:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰىۙ(۱۴) وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰىؕ(۱۵)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔(18)

یعنی جس نے ایمان لا کر، اللہ کا نام لے کر، تکبیر کہہ کر نماز پڑھ کر، نفس کی پاکیزگی

---

(16) پ18، النور: 31

(17) پ28، الجمعۃ: 9، 10

(18) پ30، الاعلٰی: 14، 15

کا اہتمام کیا وہ فلاح ومراد کو پہنچا۔ تفسیراتِ احمدیہ میں ہے کہ تزکّٰی سے صدقۂ فطر دینا اور رب کا نام لینے سے عید گاہ کے راستہ میں تکبیریں کہنا اور نماز سے نمازِ عید مراد ہے۔ (19)

(2) رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعظیم وتوقیر واطاعت:

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت و تعظیم کامیابی وکامرانی کا واضح قرآنی اصول ہے، سورۃُ الاعراف میں ہے: ﴿فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤۙ-اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠(۱۵۷)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامراد ہوئے۔ (20)

(3) رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہر فیصلہ پر سر تسلیم خم کرنا:

فلاح وکامیابی کا ایک بنیادی اصول ہر طرح کے معاملے میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فیصلے اور حکم کو فوراً تسلیم کرلینا ہے۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے: ﴿اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَاؕ-وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(۵۱) وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَخْشَ اللّٰهَ وَ یَتَّقْهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ(۵۲)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: مسلمانوں کی بات تو یہی ہے جب اللہ اور

---

(19) خزائن العرفان

(20) پ9، الاعراف: 157

رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول اُن میں فیصلہ فرمائے تو عرض کریں ہم نے سُنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔ اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیز گاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔[21]

کسی اختلاف میں فیصلہ فرمانا اگرچہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری حیات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے لیکن آج بھی اگر کسی معاملے میں حق و باطل کا فیصلہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات سے کیا جائے تو کامیابی و فلاح اسی میں ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات کے مطابق فیصلہ مانا جائے اور سرِ تسلیم خم کر دیا جائے۔

(4) اہلِ قرابت اور مساکین پر خرچ کرنا:

خونی رشتوں سے ایک فطری الفت اور طبیعت میں ان کا احساس ہوتا ہے، لیکن دنیا کا مال ایسا ناسور ہے کہ بعض لوگوں کو یہ رشتے بھی بھلا دیتا ہے، ربِّ کریم نے قراٰنِ پاک میں اور رسولِ عظیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی تعلیمات میں صلہ رحمی کی بہت تاکید فرمائی، یہاں تک کہ قراٰنِ کریم نے اہلِ قرابت پر خرچ کرنے کو فلاح و کامیابی کا ذریعہ ارشاد فرمایا ہے اور ساتھ ہی اس بات پر تاکید فرمائی ہے کہ ”کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ اللہ رزق وسیع فرماتا ہے جس کے لئے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لئے چاہے“ چنانچہ اہلِ قرابت کے ساتھ سلوک اور احسان کرو صدقہ دے کر اور مہمان

---

(21) پ18، النور:51، 52

نوازی کر کے ان کے حق دو، اسی طرح غُربا و مساکین پر خرچ کرنا بھی فلاح وکامرانی کا اصول ہے البتہ یہ بھی ضروری ہے کہ اس میں مقصود اللہ کریم کی رضا ہو۔[22]

(5) دشمنانِ اللہ ورسول سے دوری:

کسی بھی معاشرے یا لیول کا فرد ہو وہ یہ احساس رکھتا ہے کہ جو اپنا ہے اس سے محبت و موافقت ہوگی اور جو اپنوں کا دشمن ہے اس سے کبھی موافقت نہ ہوگی، البتہ دینِ اسلام جو کہ انسانیت کا حقیقی مذہب ہے، اس نے جامع اصول دیا ہے کہ جس سے بھی محبت ہوگی صرف اللہ اور رسول کے لئے اور جس کی بھی مخالفت ہوگی صرف اللہ و رسول کے لئے، قراٰنِ کریم نے اس اصولِ محبت و مخالفت کو بہت واضح فرمایا اور اسے فلاح وکامیابی کا ذریعہ اور اس پر عاملین کو اللہ کا گروہ فرمایا چنانچہ سورۃ المجادلۃ میں ہے:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۲۲)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں

---

(22) پ21، الروم: 39، 40

اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔[23]

قراٰنِ کریم نے واضح کردیا کہ مومنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور ان کی یہ شان ہی نہیں اور ایمان اس کو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا اور رسول کے دشمن سے دوستی کریں۔[24]

(6) بخل سے پرہیز اور جذبۂ ایثار:

ربّ العزّت نے قراٰنِ کریم میں صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی شان و عظمت بیان فرمائی اور ان کے ایسے اعمال کا ذکر فرمایا جو اللہ کو محبوب اور فلاح و کامیابی کا اصول ہونے کے ساتھ ساتھ انسانیت و ہمدردی، حسنِ معاشرت اور باہمی دلداری کا ذریعۂ اولین ہیں۔ ان اوصاف میں ”خود کو ضرورت ہونے کے باوجود اپنی چیزیں دوسروں کے لئے ایثار کرنا اور نفس کے لالچ سے بچا رہنا“ شامل ہیں جیسا کہ سورۃ الحشر میں ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ۫ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(۹)﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا دوست

---

(23) پ28، المجادلة:22

(24) خزائن العرفان

رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ اُنہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔[25]

(7) سیدھی بات کرنا:

فلاح و کامرانی کے اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سچی اور سیدھی بات کی جائے جیسا کہ قراٰنِ کریم میں فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًاۙ(۷۰) یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْؕ-وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا(۷۱)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمان برداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔[26]

سیدھی اور سچی بات کے کچھ مزید فوائد کو صدرالافاضل رحمۃُ اللہِ علیہ نے یوں بیان فرمایا کہ ”سچّی اور درست حق و انصاف کی سیدھی بات کہو اور اپنی زبان اور کلام کی حفاظت رکھو، یہ بھلائیوں کی اصل ہے ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا، تمہیں نیکیوں کی توفیق دے گا، تمہاری طاعتیں قبول

(25) پ28، الحشر:9

(26) پ22، الاحزاب:70، 71

فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔"(27)

(8) صبر اور استقامت:

دین کے معاملے میں آنے والی مصیبتوں، پریشانیوں اور بالخصوص ایمان کے مقابل ہونے والی مخالفت پر صبر کرنا اور ایمان پر ڈٹے رہنا بہت سعادت کی بات اور فلاح وکامرانی کا ذریعہ ہے۔(28) ربّ العزّت نے ایمان پر استقامت اور صبر والوں کے بارے میں واضح اعلان فرمایا کہ ﴿اِنِّیْ جَزَیْتُهُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْۤا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ(۱۱۱)﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: آج میں نے اُن کے صبر کا انہیں یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہیں۔(29)

استقامت بڑی چیز ہے، کہتے ہیں کہ استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے، رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی استقامت کی اہمیت کو "وَاَنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ" سے بیان فرمایا۔ یعنی بے شک اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ ہے جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔(30)

---

(27) خزائن العرفان

(28) پ18، المؤمنون:109تا111

(29) پ18، المؤمنون:111

(30) بخاری، 4/237، حدیث:6464

تو جلدی کیجئے اور آج ہی

ہر ماہ 40 سے زائد علمی، دینی، دنیاوی، معاشرتی، اخلاقی اور اصلاحی موضوعات پر مشتمل اور سات زبانوں (اردو، انگلش، عربی، ہندی، سندھی، گجراتی اور بنگالی) میں شائع ہونے والے تحقیقی میگزین "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروالیجئے۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر مہینے گھر پر حاصل کرنے کے لئے آج ہی اس نمبر پر واٹس ایپ یا کال کیجئے۔

+92313-1139278